© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

واپسی پر ایک بہت بڑی بیری جسے ذاتِ نواط کہا جاتا تھا اور مشرکین اس کی عبادت کرتے تھے، کے قریب سے گزرتے ہوئے بعض صحابہؓ نے آنحضرت ﷺ سے درخواست کی کہ ہمارے لیے بھی 'ذاتِ انواط' مقرر کردیں جیسا کہ کفار کے لیے ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے وہی بات کہی جو موسیٰ علیہ السلام سے ان کی قوم نے کہی تھی: یعنی ﴿اِجعَل لَنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمۡ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمۡ قَوۡمٌ تَجۡهَلُوۡنَ﴾

''ہمارے لیے معبود مقرر کردیجئے جیسے ان کے معبود ہیں، فرمایا: تم جاہل لوگ ہو۔''

(۲) اس کے متعلق بہشتی دروازہ ہونے کا اعتقاد رکھنا شرکیات وکفریات میں داخل ہے کیونکہ یہ ایسی بات ہے جس کا علم نصوصِ شریعت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا جو یہاں مفقود ہے۔ لہٰذا عزم بالجزم کے ساتھ اس کو بہشتی دروازہ قرار دینا مداخلت فی الدین ہے جس کی جزا وسزا کا معاملہ انتہائی پرخطر ہے۔ ایسے اعتقاد سے فی الفور تائب ہونا ضروری ہے۔ ورنہ ڈر ہے کہ کہیں جہنم کا ایندھن نہ بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ کتاب وسنت کی روشنی میں صحیح عقائد کی توفیق عطا فرمائے تاکہ حقیقی جنت میں داخلہ ہمارا مقدر ہو۔ آمین!

سوال: ہمارے علاقہ میں مختلف قسم کی این جی اوز مثلاً S.R.S.L,N.R.S.P اور W.W.F وغیرہ کام کررہی ہیں جو لوگوں کو قرض، مویشی، پھل دار اور پھولدار پودے، سڑکیں، پانی کی سکیمیں اور اس قسم کی دیگر سہولیات مہیا کرتی ہیں۔ جبکہ ایسی خدمات کی آڑ میں این جی اوز کے مقاصد کچھ اور ہوتے ہیں جو نہایت پوشیدہ ہیں اور ان کا مقصد وطن و دین کی بنیادیں کھوکھلی کرنا ہے۔ یہ این جی اوز لوگوں کے اَذہان کو متاثر کرکے، اپنا راستہ ہموار کرکے مخصوص مقاصد حاصل کرتی ہیں۔

آیا شرعی نقطہ نظر سے پسماندہ لوگ این جی اوز سے قرض لے سکتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر قرض نہیں لے سکتے تو کیا دوسری سہولیات، پانی کے نل، پھلدار اور پھولدار پودوں وغیرہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟

جواب: دین وایمان کی سلامتی کے پیش نظر حتی المقدور ان لوگوں سے دوری اختیار کی جائے اور اگر دین وایمان، تہذیب وثقافت وغیرہ کا تحفظ ممکن ہو تو قرض سمیت جملہ سہولیات سے فائدہ بھی اٹھایا جاسکتا ہے۔ نبی ﷺ نے یہود سے قرض کا معاملہ کیا تھا لیکن ان کے شر سے بچنا اوّلین شرط ہے۔

سوال: تاریخ اسلام میں کسی مشرک کافر کی طرف سے دی گئی امداد مسلمانوں نے قبول یا مسترد کی ہو، وضاحت فرمادیں؟ (مولانا بشیر جامع مسجد اقصیٰ نتھیا گلی)

جواب: نبی ﷺ نے صفوان بن اُمیہ کے مسلمان ہونے سے پہلے اس سے اِمداد لی تھی اور دوسرے ایک مشرک کی اِعانت کو ردّ کردیا تھا۔ اس سے اہل علم نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ عام حالات رغزوہ وغیرہ میں تو کافر کی امداد قبول نہیں کرنی چاہئے۔ ہاں البتہ اگر کوئی سنگین ضرورت درپیش ہو تو پھر جواز ہے یا ایسا

www.KitaboSunnat.com, www.Mohaddis.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com